حجاب کی اہمیت از -- شاہین بیگم

تمہید: اسلام میں پردے کی یوں تو بہت اہمیت ہے کہ جس طرح اسلام نے عورت کے مقام کو بلند کیا ہے حجاب جیسی زینت کو لازم قرار دیا ہے جس کے ذریعے عورت بھی اپنی شناخت کو منفرد بنا سکتی ہے اور پیارے نبی ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ حجاب کو اپنے وجود پر ایک زیور کی طرح سجا لو کہ عورت کو یہ بہت زیب دیتا ہے اور اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور اسی طرح سے یہ موضوع کافی توجہ کا متقاضی ہے۔

کٹا سکتی ہیں سر اپنا مگر سجدہ نہ چھوڑیں گی
بیٹیاں امت مسلمہ کی کبھی پردہ نہ چھوڑیں گی

آج کل کے اس تیز رفتار ڈیجیٹل دور میں جب کہ دنیا ایک دوسرے پر سبقت لینے اور شکست دینے میں لگی ہوئی ہے۔ اسی تیز رفتار دوڑ میں سب شامل ہیں کیا امیر کیا غریب اور سیاسی داؤ پیچ کی ایک اپنی ہی الگ دنیا ہے اس کا تو ذکر ہی کیا؟ اور ایسے افراتفری کے ماحول میں عورت کا وجود جیسے کہیں کھو گیا ہے اور وہ اپنی پہچان بنانے میں لگی ہوئی ہے اور اسمیں ہر مذہب کی عورت شامل ہے اس میں ہم مذہبی تفرقے کو چھوڑ کر صرف صنف نازک کے تعلق سے اس ضمن میں بات کریں گے۔ اور خصوصی طور پر مسلم خواتین اور حجاب کے تعلق سے بات کرنا مناسب ہوگا۔

اب آتے ہیں اپنے موضوع "حجاب کی اہمیت" کی جانب کہ مسلم خواتین کے لئے کس قدر ضروری ہے ایک تو یہ اسلامی شریعت اور قائدے کے طور پر ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور حکم خداوندی اور فرمان مصطفیٰ ﷺ بھی ہے تو ہمیں اس کی پیروی کرنا لازمی ہے۔ اس کے باوٴجود بھی لوگ کہتے ہیں کہ حجاب کو اپنانے سے عورتوں کی ترقی میں رکاوٹیں آجاتی ہیں یا پھر حجاب اس کی آزادی کے لئے ایک روک لگا رہا ہے۔ جب کہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ عورت کے تحفظ کا ایک مضبوط حصار ہے۔ اس حصار میں رہ کر بھی وہ بہت سے کام انجام دے سکتی ہے۔ جیسے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا، اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونا، خانہ داری کی دیکھ بھال اور اولاد کی بہتر تربیت ونشونما میں معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ اور آج کل کے اس ڈیجیٹل دور میں دنیا کے ہر شعبے میں عورت کو شامل کیا گیا ہے۔ عورتوں نے حجاب میں رہ کر کیسے کیسے بہترین اور اعلیٰ درجہ کے کام کیے ہیں اس کی مثالیں آپ کو بہت مل جائیں گی جیسے کہ IAS آفیسر بننا، سیشن جج کا عہدہ حاصل کرنا، ڈاکٹرس، انجینئرس، پروفیسرس، لیکچررس، پائلیٹس اور حتیٰ کہ عورت کی حجاب میں رہ کر خلاء پر جانے والی ٹیم میں بھی شرکت ہو رہی ہے اور مذہبی امور میں بھی عورت کا کردار اعلیٰ رہا ہے۔ مفتی ومعلّمہ بن کر دین اسلام کی تعلیمات کو پوری دنیا تک بہترین اور سادہ انداز میں عام کیا ہے جس کی شروعات مذہب اسلام کی پاکیزہ اور پاک دامن بیبیوں نے کی ہے، حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ازواجِ مطہرات کی اعلیٰ مثالیں ہمارے سامنے ہیں کہ آپ تمام نے صنف نازک کو حجاب میں رہتے ہوئے اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے

کے لئے بہترین تعلیم سے نوازا ہے۔

بے حیائی کی ٹھنڈک سے

پردے کی گرمائش بہتر ہے

ضروری نہیں ہے کہ حجاب کے لئے برقع کا ہی استعمال کیا جائے۔ بہت سی خواتین بطور حجاب چادر یا بڑا سا ڈوپٹہ جو سر اور تقریباً پورے جسم کو ڈھانپتا ہو۔ استعمال کرتی ہیں۔ حجاب کا چلن نہ صرف مسلم خواتین میں رائج ہے بلکہ بہت سی ہندو خواتین بھی اس کو پسند کرتی ہیں اور اس کو اپنا چکی ہیں ایک تو یہ عصمت اور عفت کا نمونہ ہے دوسرے پاکدامنی کی ایک عمدہ مثال بھی ہے۔

تاریخ کے اوراق پلٹیں تو وہاں بھی با حجاب خواتین کی اچھی اور خوب تر مثالیں ملتی ہیں۔ جیسے رضیہ سلطانہ، چاند بی بی، بیگم نصرت محل، عابدہ بانو وغیرہ، رضیہ سلطانہ جو اپنے باپ کی جانشین تھی اس نے بھرپور لباس پہنا اور ہمیشہ پردے کا رواج رکھا، چاند بی بی بھی حجاب کے حدود میں رہی اور دور انقلاب میں بھی بہت سی جانثار خواتین کا شاندار کردار رہا۔ کہنے والے کہتے رہے کہ حجاب عورت کی آزادی میں حائل ہے۔ رکاوٹ ہے تو ہم یہ کہہ کے جھٹلا سکتے ہیں کہ اگر ایک قیمتی انگوٹھی میں ہیرے کا نگ نہ جڑا ہو تو وہ قیمتی نہیں کہلائے گا اسی طرح اگر ایک عورت کے سر پر آنچل اور وجود پر حجاب کا سایہ نہ ہو تو وہ بھی بے وقعت کہلائے گی۔

تم حجاب میں رہو

زمانہ اوقات میں رہے گا

کون کہتا ہے کہ عورت حجاب میں رہتے ہوئے کمزور کہلاتی ہے یا کم ہمت۔۔ جب کہ ایسا نہیں ہے یہ بات بالکل غلط ہے یہ انتہائی پست خیال رکھنے والے لوگوں کی سوچ ہو سکتی ہے۔ بلکہ اس کے برخلاف عورت حجاب میں رہ کر اپنے آپ کو سب سے برتر اور محفوظ تصور کرتی ہے۔ اور اپنے آپ پر فخر محسوس کرتی ہوئی یہ خیال کرتی ہے کہ وہ بری نظر سے محفوظ ہے بلکہ وہ اپنی حفاظت خود کر رہی ہے اس طرح سے اس کے اندر ایک خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ جس کے بل بوتے پر وہ اپنے خاندان اپنے شوہر اپنے بچے اور اپنے سے جڑے سارے رشتوں کو خوش اسلوبی سے نبھانے کی خوبی پیدا کر لیتی ہے۔ بشرطیکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

ایک باحیاء عورت کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنی عصمت و عزت کو حجاب میں اس طرح سے محفوظ کر لے کہ جیسے ایک سیب میں موتی رہتا ہے اور ایک عام ہاتھ اس موتی کو جس طرح چھو نہیں سکتا اسی طرح باحجاب عورت کو بھی کوئی چھو نہیں سکتا نہ کوئی ضرر پہنچا سکتا ہے۔

حجاب میں رہ کر عورت اپنا اور اپنے خاندان کا نام روشن کرتے ہوئے بہت سی بلندیاں حاصل کر سکتی ہے جس سے اس کی پاکیزگی کا اندازہ ہوتا ہے۔ حجاب کو اپنانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لئے بہت سی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ بہکانے والے تو بہت مل جاتے ہیں۔ لیکن اپنے جذبے پر قائم رہ کر اپنے حجاب کی حفاظت کرنا عورت کا ایک بہترین ہنر ہے۔ جس سے ایک بہترین سماج کی تشکیل ہو پاتی ہے۔ آج کل کے نئے زمانے، نئے دور میں جو رسم و رواج کے زاویے تبدیل ہو گئے ہیں اور عورت علم حاصل کرنے کے بعد یہ سوچنے لگی ہے کہ اب اسے ہر طرح کی آزادی نصیب ہو گئی ہے اور وہ جس طرح چاہے اپنے آپ کو برت سکتی ہے، جی سکتی ہے تو یہ صحیح نہ ہوگا۔ وہ

آزادی سے جی سکتی ہے وقار سے رہ سکتی ہے مگر ایک قاعدے اور روایت کے دامن کو تھام کر یہی اس کی عظمت کا راز ہو سکتا ہے جس کے بل بوتے پر وہ ایک بہتر سماج اور رسم و رواج کی داغ بیل ڈالنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

آخر میں میری ایک حقیر سی رائے ہے خصوصاً لڑکیوں کے لئے کہ وہ اس کمپیوٹر کے دور میں بھی حجاب کو اہمیت دیں اور اس کی پاسداری کا لحاظ رکھتے ہوئے ترقی حاصل کریں چاہے وہ خانہ داری سے جڑی ہوئی ہوں یا باہری دنیا سے۔ حجاب کو اپنی آزادی اور ترقی میں کبھی بھی مانع نہ سمجھیں کہ یہ ان کے لئے ایک پر وقار عطیہ ہے!

اب میں اکبرالہ آبادی کے اس شعر کے ساتھ اپنے مضمون کو ختم کرنا چاہوں گی۔

تیرے ماتھے پر یہ آنچل تو بہت خوب ہے لیکن
تُو اس آنچل کو ایک پرچم بنا لیتی تو اچھا تھا